مینڈک کی وفاداری

رونق جمال
''کائنات''، اسٹریٹ نمبر 9، نیو آدرش نگر، درگ۔ 491001، چھتیس گڑھ

ایک چھوٹے سے گاؤں میں بڑا سا باندھ تھا۔ جس سے ایک نہر نکل کر کسانوں کو پانی دیتے ہوئے جا کر ندی میں مل جاتی تھی۔ نہر کو کاٹ کر پانی کو گاؤں کے تالاب میں لایا گیا تھا جس کی وجہ سے تالاب ہر موسم میں لبالب بھرا رہتا تھا۔ گاؤں کے لوگ نہانے کپڑے دھونے تالاب پر آتے تھے۔ کسان جانوروں کو پانی پلانے اور تیرانے کے لیے تالاب پر لاتے، جانوروں کو تیراتے اور خود بھی جانوروں کی دم پکڑ کر گہرے پانی میں تیرتے۔ بچے بھی ہر اتوار کو تالاب پر آتے موج مستی کرتے نہاتے کپڑے دھوتے اور تھک ہار کر لوٹ جاتے۔ اکثر دوسرے گاؤں قصبوں سے بھی لوگ سیر و تفریح کی غرض سے تالاب پر آتے تھے۔ کیونکہ تالاب کی لمبائی چوڑائی اور اُس سے نہر کا ملاپ تالاب کے اردگرد اونچے اونچے سروں کے خوبصورت پیڑ، پیڑوں کی چھاؤں میں جنگلی پھولوں کے خوبصورت پودے! پودوں پر رنگی برنگے پھولوں کے جھنڈ، سر پر نیلا آسمان تالاب کے ماحول کو خوشنما بنا دیتا تھا۔ حلقے کے ایم ایل اے نے سرکاری خرچے سے تالاب کے چاروں طرف جالی لگوا دی تھی اور تالاب کے کنارے پر سیمنٹ کی کرسیاں اور صوفے بنوا دیے تھے جو نہایت ہی آرام دہ تھے۔ بچوں کے کھیل کود کے سامان بھی تھے اور چھوٹا سا کھیل کا میدان بھی بنا دیا تھا۔ اس لیے اکثر تالاب پر میلہ سا لگا رہتا تھا۔ خواتین گھروں سے ڈھیروں کپڑے چادریں ٹاول رومال، ساڑیاں وغیرہ لے کر آتیں اور دھو دھو کر جالی پر سوکھنے کے لیے ڈال دیتیں۔ رنگی برنگے کپڑے اور خواتین کی محنت تفریح کے لیے آنے والوں کا دل خوش کر دیتی تھی۔

تالاب میں کئی قسم کی مچھلیاں اور کچھوے رہتے تھے۔ اکثر لوگ مچھلیوں کے کھانے کے لیے کچھ نہ کچھ لے کر آتے اور مچھلیوں کو پیش کرتے، مچھلیاں تالاب کے کنارے ایک دوسرے پر سوار ہو کر کھانے پر ٹوٹ پڑتی تھیں۔ مچھلیوں کی یہ حرکت دیکھ کر بچے جھومنے لگتے تھے۔ اُن مچھلیوں میں ایک سنہری مچھلی بھی تھی۔ سنہری مچھلی کو اپنے رنگ روپ اور خوبصورتی پر بڑا ناز تھا۔ وہ تمام مچھلیوں کو حقیر سمجھتی اور کسی مچھلی سے دوستی کرتی نہ سیدھے منھ بات کرتی تھی۔ اتنے بڑے تالاب میں ڈھیروں مچھلیوں کے درمیان ایک مینڈک بچپن سے رہتا تھا۔ اب مینڈک بہت بڑا اور ہوشیار ہو گیا تھا۔ تالاب کی تمام مچھلیوں سے اُس کی دوستی تھی اس لیے مینڈک نے کبھی تالاب چھوڑ کر جانے اور گھر بسانے کا خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اُس کی دنیا بس وہ تالاب تھا اور اُس کا کنبہ وہ مچھلیاں تھیں۔ مینڈک اکثر تالاب کے پانی سے نکل کر تالاب کے کنارے کنارے گھومتا، لوگوں کی باتیں سنتا بچوں کو موج مستی کرتے دیکھتا تو اُسے بہت اچھا لگتا تھا۔ اکثر لوگ بچا ہوا کھانا جھاڑیوں میں پھینک دیا کرتے تھے۔ مینڈک اُس میں سے چن چن کر اپنی پسند کی

مرغوب غذا کا انتخاب کرتا اور مزے لے لے کر بھر پیٹ کھاتا۔ تھوڑی دیر جھاڑیوں میں سستاتا اور پھر دوبارہ تالاب کے پانی میں لوٹ جاتا جہاں مچھلیاں اُس کی منتظر رہتی تھیں۔ وہ مزے لے لے کر مچھلیوں کو تالاب کے باہر کی دنیا کی باتیں سناتا، خبریں دیتا، خوب ہنساتا۔ اس طرح وہ مچھلیوں کا دل بہلانے کا کام کرتا تھا۔ اس لیے مچھلیاں مینڈک سے بہت پیار کرتی تھیں۔ مینڈک کبھی کبھی پودوں کے درمیان ہو جاتا اور تالاب نہیں لوٹتا تو مچھلیاں پریشان اور اُداس ہو جاتی تھیں۔ مینڈک جب لوٹتا تو مچھلیاں اُسے گھیر لیتیں اور خوب شکایت کرتیں۔ وہ اپنی نیند اور خوبصورت خوابوں کو سنا کر مچھلیوں کو خوش کر دیتا اور مچھلیوں کی ناراضگی دور کر دیتا۔

ایک روز مینڈک جھاڑیوں کے بیچ چھپ کر بیٹھا تھا۔ گاؤں کا سرپنچ چند لوگوں کو لے کر آیا اور کہنے لگا دیکھو کتنا بڑا تالاب ہے۔ لوگ مچھلیوں کو دانہ دے رہے ہیں، اِس تالاب میں لاکھوں مچھلیاں ہیں اور لوگوں کے ذریعہ کھلائے جا رہے دانے کی وجہ سے اِس تالاب کی مچھلیاں صحتمند اور فربہ بھی ہیں۔ آپ مجھے صرف پانچ لاکھ روپے دے دو اور دس لاکھ روپے کی مچھلیاں تالاب سے نکالو اور اچھا نفع کماؤ۔ یہ سنتے ہی مینڈک سکتے میں آ گیا اور جھاڑیوں سے نکل کر جلدی جلدی چھلانگیں مارتا ہوا تالاب کے پانی میں داخل ہوا جہاں مچھلیاں اُس کا انتظار کر رہی تھیں۔ اُس وقت وہ سنہری مچھلی بھی وہاں موجود تھی۔ مینڈک نے سرپنچ اور لوگوں کی گفتگو کو مچھلیوں کو سنایا تو ساری مچھلیاں پریشان ہو گیں اور رونے لگیں۔ سنہری مچھلی مینڈک کی بات سن کر مینڈک کا مذاق اُڑاتے ہوئے بولی.... یہ کمینہ ایک نمبر کا جھوٹا ہے۔ تمھیں جھوٹی خبریں سنا کر داد حاصل کرتا ہے اور تم سب بیوقوف اِس کی باتوں پر بھروسہ کرتی ہو۔ مینڈک بولا.... میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ ہمیں چند روز کے لیے تالاب کو چھوڑ دینا چاہئے۔ جب یہ لوگ جال ڈال کر نا اُمید ہو جائیں گے تو پھر کبھی اِس تالاب کا رُخ بھی نہیں کریں گے۔ تمھیں جلد سے جلد نہر کے ذریعہ ندی میں چلے جانا چاہیے۔ میں تالاب پر نظر رکھوں گا جیسے ہی اُن لوگوں کی کارروائی ختم ہو گی میں ندی میں آ کر تمھیں خبر کر دوں گا۔ پھر تم سب لوٹ آنا پھر تمھیں کوئی خطرہ نہیں ہوگا اور ہم بے خوف ہو کر اس تالاب میں ساری زندگی گزار دیں گے۔ مینڈک کا پلان تمام مچھلیوں کو پسند آیا اور مچھلیاں قطار بنا کر نہر کے ذریعہ ندی کی جانب چل پڑیں۔ سنہری مچھلی تنہا رہ گئی تھی اس لیے اب سارے تالاب میں اِتراتی ہوئی تیرتی رہتی۔ مینڈک کبھی تالاب کے کنارے کبھی جھاڑیوں میں ڈیرہ ڈالے رہتا۔ ایک روز سرپنچ کے ساتھ مچھلیاں پکڑنے والے ساز و سامان کے ساتھ آئے، تالاب میں جال ڈالا۔ سارے تالاب کو کھنگالا اور مایوس ہو گئے۔ اُن کے ہاتھ صرف ایک سنہری مچھلی لگی تھی۔ وہ بھی اپنے سنہری رنگ کی وجہ سے کسی کام کی نہیں تھی اس لیے انھوں نے سنہری مچھلی کو جال سے نکال کر کُتے کے سامنے ڈال دیا۔ کتے نے مچھلی کو منھ میں پکڑا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔

سنہری مچھلی کا انجام دیکھ کر مینڈک کو بہت دُکھ ہوا، لیکن مینڈک کیا کرتا تکبر نے سنہری مچھلی کو موت کی آغوش میں دھکیل دیا تھا۔ مینڈک مغموم سا تیرتا ہوا نہر کے ذریعہ ندی میں پہنچا جہاں تمام مچھلیاں مینڈک کی منتظر تھیں۔ مینڈک نے پہلے سنہری مچھلی کا انجام سب کو سنایا تو تمام مچھلیاں بھی غمگین ہو گئیں اور پھر مینڈک کو کاندھے پر اُٹھا کر جلوس کی شکل میں خوشی خوشی تالاب کی جانب لوٹ گئیں!!

OO